مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

پردے کی اوٹ سے

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

عبد منیب
0321-4609082

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پردے کی اوٹ سے

اُمِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
کامران پارک رحمانیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظة
جميع الحقوق

پردے کی اوٹ سے

اہتمام ———— محمد عبد غیب

اشاعت اول ———— ۱۴۲۴ھ

حالیہ اشاعت ———— جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 35/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-8112240

عدنان پلازہ سروس روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	5
پردہ اسلامی معاشرے میں	7
حجاب کے معنی	13
حجاب کے مترادف المعنیٰ الفاظ	16
حکمِ حجاب	16
پردے کی نوعیتیں	19
دروازے کی اوٹ سے کوئی چیز لینا یا دینا	19
عورت کا چاردیواری ہی میں رہ کر بات کرنا	22
عورت کا پس پردہ تعلیم دینا	24
اوٹ کے پیچھے سے بات کرنے کے فوائد	29
نامحرم عورت کے گھر میں داخل ہونے سے اجتناب	31
گھر میں نامحرم کی آمد پر دیوار یا پردے کی اوٹ نہ ہوتو	36
گھروں میں عورتوں کے پردے کی الگ جگہ بنانا	37
کنواری لڑکی کے لیے گھر میں پردے کی جگہ	38
عورت کا چہرہ ڈھانپ کر اور بڑی چادر لپیٹ کر گھر سے نکلنا	40

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ، پاک دامن آزاد عورت کی علامت	45
دورانِ حج بھی پردے کی اوٹ	45
نامحرم پر نظر پڑنے سے بچنا	47
مرد کے سامنے اگر بے پردہ عورت آ جائے تو	48
عورتوں کے لیے سواری پر پردے کا انتظام کرنا	50
مردوں کا اپنی عورتوں کے پردے کی حفاظت کرنا	51

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

نامحرم مرد اور عورت کے درمیان حجاب اسلامی معاشرے کا معروف طریقہ ہے، اور حجاب کے احکام نازل ہونے کے ساتھ ہی اس پر صحابیات اور صحابہ نے فوری عمل کرنا شروع کر دیا تھا لیکن دورِ حاضر میں اکثریت اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ اجنبی مرد اور عورت کے درمیان کسی دیوار، کپڑے یا کسی اور چیز کی آڑ ہونا یا عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپ کر اجنبی مرد کے سامنے آنا اسلامی طریقہ نہیں بلکہ ایجادِ مُلّا ہے۔

صرف یہی نہیں، ایسے مرد جو اسلامی احکامات سے واقف ہیں، انہیں تسلیم بھی کرتے ہیں اور کسی حد تک ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر رشتہ دار نامحرم خواتین ان کے سامنے آنے سے کترائیں، دروازے وغیرہ کی اوٹ میں کھڑے ہو کر ضرورت کی بات کہیں، وہ انہیں گھر کے اندر کے وہ حصے جو صرف اہلِ خانہ کے لیے مخصوص ہوتے ہیں ان میں نہ بٹھائیں تو وہ خاصے برہم ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مردوں کے لیے اور ایسی عورتوں کے لیے بھی اس کتابچے میں وہ تمام واقعات، احادیث جمع کر دیے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نامحرم عورتیں مردوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے نہیں آتی تھیں اور یہ کہ دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر بات کرنا، مردوں کی موجودگی میں چادر کو اپنے چہرے پر لٹکا لینا، تنہائی میں کسی مرد کا عورت کے پاس نہ جانا ایک عام بات تھی۔

کتاب کے آسان اور عام فہم رکھنے کے لیے عالمانہ یا مناظرانہ انداز سے اجتناب کیا گیا ہے تا کہ قارئین اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں، اس سے قبل اس موضوع پر ''غضِ بصر اور مرد حضرات، پردہ اور خاندان، حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں، حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار، حفظِ حیا گفتگو اور تحریر، عورتیں اور بازار، صنفِ مخالفت کی مشابہت، دیور اور بہنوئی'' بھی چھپ چکی ہیں۔ قارئین مزید معلومات کے لیے ان سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

راقمہ کسی تسامح کی نشان دہی کرنے والوں کی شکر گزار ہو گی۔

و بِیَدِ اللهِ التوفیق

اُمِّ عبدِ منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجاب اسلامی معاشرے میں

اسلامی معاشرے میں نامحرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے سے حجاب میں رہنا ایک جانا پہچانا طریقہ ہے جس کا مقصد مرد وعورت کے درمیان ناجائز خواہشات کی تکمیل کے ہر داعیے کو روکنا ہے۔

ان میں سب سے پہلی خطرناک چیز نظر ہے جو نامحرم مرد یا عورت پر پڑتے ہی اپنے صاحب کے دل میں ایک طوفان بپا کر دیتی ہے۔ ناجائز تعلقات کا آخری فعل زنا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کلیۃً حرام قرار دیا اور لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا (زنا کے قریب بھی مت جاؤ) فرما کر اسی فعل بد سے بچانے کے لیے محرم پر نظر اٹھانے سے لے کر اس آخری فعل تک جو جو مرحلے آتے ہیں، جو چیزیں اسباب بنتی ہیں، ان سب کو حرام قرار دیا گیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے نگاہ اور فرج دونوں کی حفاظت کے ضمن میں فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ . وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ . ﴾ (النور: ۳۰، ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اے نبی ﷺ) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں (نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے) نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہو کہ اپنی نظریں (نامحرم مردوں کو دیکھنے سے) نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

☆ اس کے بعد ربّ کریم نے عورت کو اپنی زینت نامحرم مردوں سے چھپانے کا حکم دیا۔ فرمایا:

﴿ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ. ﴾

''اور عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو ظاہر (خود بخود) ہو جائے اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بکل مار لیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے: باپ، شوہر کا باپ (سُسر)، بیٹے، شوہر کے بیٹے (سوتیلے بیٹے)، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتیں، اپنے غلام اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد خدمت گار جو عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے، وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے۔“

☆ یاد رہے کہ عورت کی مندرجہ ذیل چیزیں زینت میں شامل ہیں:

① پورا جسم سوائے ہاتھ اور پاؤں کے

② لباس

③ زیور

④ مہندی، لپ اسٹک، سرمہ خوشبو وغیرہ یعنی بناؤ سنگھار کی چیزیں۔

⑤ عورت کی ادائیں، چنانچہ عورت کے لہجے، چال، دیکھنے کے انداز، پکڑنے کے انداز، اٹھنے بیٹھنے کا انداز سب میں نسوانی زینت شامل ہوتی ہے۔

سورہ نور کی مندرجہ بالا آیت سے یہ پتا چلتا ہے کہ جن لوگوں کا آیت میں ذکر کیا گیا ان کے علاوہ ہر ایک سے اس نے اپنی زینت کو چھپانا ہے۔

☆ عورت کو ایسے ناز و انداز اور چال اختیار کرنے سے منع کیا گیا جو مرد کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ فرمایا:

﴿وَ لَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱)

”(نیز ان کو حکم دو) کہ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر اس طرح مار کر نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے آواز کے ذریعے اس کا اظہار ہو۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اجنبی کے ساتھ بات کرتے وقت لہجے کے بارے فرمایا:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (الاحزاب: ٣٢)

''پس (کسی اجنبی شخص سے) نرم اور میٹھی آواز میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کر لے اور ان سے دستور کے مطابق بات کیا کرو۔''

☆ عورتوں کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا، فرمایا:

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے (جاہلیت میں) سج دھج دکھاتی تھیں اس طرح اپنی سج دھج (نامحرم مردوں کو) نہ دکھاتی پھرو۔''

(الاحزاب: ٣٣)

☆ جب مسلمان عورتوں نے گھروں سے باہر (بوقتِ ضرورت) نکلنا ہو تو جلباب اوڑھنے کا حکم دیا۔

﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب: ٥٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلا کریں تو اپنے چہروں پر چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکال لیا کریں، یہ امر ان کے لیے موجب شناخت ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

☆ اہل ایمان مردوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا کہ جب وہ امہات المومنین سے کوئی چیز مانگیں تو پردے کے پیچھے سے مانگیں:

﴿ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب: ۵۳)

''اور جب نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

☆ زنا جیسے قبیح گناہ سے بچاؤ کے لیے ہی گھروں میں اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم دیا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (النور: ۲۷)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت لیے بغیر اور ان کو سلام کیے بغیر داخل نہ ہوا کرو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ نکاح کے قابل ہر مرد اور عورت کا نکاح کر دینے کا حکم دیا، فرمایا:

﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ﴾

”اور اپنے لوگوں میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں۔“ (النور: ٣٢)

ان احکام کے علاوہ قرآن وحدیث میں مزید بہت سی ایسی چیزیں اور ایسے کاموں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے جو مرد اور عورت کے درمیان فتنے پیدا کر سکتے ہیں۔

گزشتہ سطور میں جو احکام قرآنی آیات کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں وہ سب بالواسطہ یا بلاواسطہ نامحرم مرد اور عورت کے درمیان حجاب ہی کی دلیل پر مبنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجاب کے معنیٰ

آیئے! دیکھیں کہ لغت میں حجاب سے کیا مراد ہے؟

☆ حجاب سے مراد ہے روکنے والی چیز، آڑ، پردہ۔ (القاموس الجدید)

☆ حجاب وہ ہے جو دو چیزوں کو الگ الگ کرے۔ (لسان القرآن)

☆ کسی کپڑے یا کسی دوسری چیزوں کے درمیان ایسی روک بنا دی جائے جس سے دونوں چیزیں ایک دوسری سے اوجھل ہو جائیں۔

(تیسیر القرآن، جلد سوم، از مولنا عبدالرحمان کیلانی)

اَلْحِجَاب: جمع، حُجُب۔ دو چیزوں میں حائل ہونے والی چیز۔ اسی سے حاجب ہے یعنی لوگوں کو اندر آنے سے روکنے والا۔ (المنجد)

حجاب کے وجوب کے لیے مزید الفاظ:

قرآن حکیم اور احادیث میں ایسے اور بھی الفاظ آئے ہیں جو حجاب ہی کے وجوب کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً

☆ جلباب جمع جلابیب۔ حکم ہے ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

(اور اپنی چادروں کے پلو چہرے پر لٹکا لیا کرو)

☆ خمار: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اوراپنے سینے پراپنی اوڑھنیوں کے بُکل مارلیا کریں۔''

اس آیت میں محرم مردوں کی موجودگی میں اپنی اوڑھنیاں سینے پر پھیلا کر لینے کی تاکید کی گئی ہے جب کہ یہی اوڑھنی بوقت ضرورت چہرہ ڈھانکنے کے کام بھی آتی ہے۔

☆ سِتْرا. سَتَّرا الشئ (کسی چیز کو ڈھانپنا) اَلْمَسْتُور (پاک دامن، چھپا ہوا) مَسْتُورات (پردے میں رہنے والیاں) جَارِيَة مستَّرَة (پردہ دار عورت).

اس کا ذکر اس حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے بلال اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو خوش خبری قبول کرنے کا کہا اور پینے کے لیے پانی دیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو آواز دی فَنَادَتْهُما اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وراءِ سِتْرٍ ''پس ان دونوں کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی۔'' (مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل ابی موسی و ابی عامر الاشعرين، ح: ١٦٩٤)

☆ خِدْر (کنواری لڑکی کے پردے کی جگہ) تَخَدَّرَ (چھپانا) خَدَّرَ البِنْتُ (لڑکی کو پردہ میں رکھنا) جمع خُدُور (پردہ میں رہنے والیاں)

اس حدیث میں یہ لفظ ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ

كَانَ رَسُول اللهِ ﷺ اَشَدُّ الْحَياءُ مِنَ الْعَذْرَاءِ فِى خِدْرِهَا فَاِ نَا رَاىٰ شَيئًا يَكْرَ هُهُ عَرَفْنا هُ فى وَ جْهِهٖ.

''رسول اللہ ﷺ اپنے پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی بڑھ کر حیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار تھے۔ جب آپ ﷺ کو کوئی چیز ناگوار گزرتی تو آپ ﷺ حیا کے باعث اس کا نام نہ لیتے بلکہ آپ ﷺ کے چہرے سے پتا چل جاتا کہ آپ کو فلاں کام ناگوار گزرا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ۔ مسلم، کتاب الفضائل باب کثرۃ حیائہ۔ ح: ۲۳۲۵)

حجاب سے متعلق تمام آیات کی روشنی میں مولٰنا گوہر الرحمان اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قرار فی البیوت (گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم) اور سوال من وراءِ حجاب (اوٹ میں کھڑے ہو کر کوئی چیز مانگنا) سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا قد و قامت اور نقل و حرکت بھی اجنبی مردوں سے پوشیدہ رکھی جائے اور وہ گھروں یا خیموں میں معلق پردوں کے پیچھے رہیں، یہی حجابِ اشخاص (لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہونا) کہلاتا ہے جو اصل مطلوبِ شرعی ہے۔

(چہرے کا پردہ، مطبوعہ ماہنامہ فاران، ۱۹۹۵ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمِ حجاب

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو زید رضی اللہ عنہ نے طلاق دی اوران کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیغام لے کر زید رضی اللہ عنہ ان کے ہاں گئے۔ زینب رضی اللہ عنہا نے پیغام سن کر کہا ''میں کوئی کام اللہ کے مشورے کے بغیر نہیں کرتی اور پھر نماز کے لیے کھڑی ہوگئیں۔''

اسی وقت قرآنِ حکیم کی یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾(الاحزاب: ۳۷)

''پس جب زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی تو ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض پوری کرلیں، اللہ کا یہ حکم تو ہو کر رہنے والا ہی تھا۔''

ان آیات کے نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر اجازت لیے زینب رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوگئے (کیونکہ نکاح تو اللہ تعالیٰ نے کر دیا تھا) راوی بیان کرتے ہیں: رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے ہمیں اس موقع پر ولیمہ میں گوشت روٹی کھلایا۔ یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھا پی کر چلے گئے البتہ بعض لوگ کھانے کے بعد آپ ﷺ کے گھر میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ دوسری ازواجِ مطہرات کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ ہر گھر میں جا کر سلام کرتے، گھر والی آپ ﷺ سے پوچھتیں آپ ﷺ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ راوی کہتے ہیں: پھر مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو خبر دی یا آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ گھر میں بیٹھے ہوئے لوگ اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ واپس حجرہ (زینب رضی اللہ عنہا کے) میں تشریف لائے حتّٰی کہ گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گھر میں داخل ہونے لگا۔ آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردہ کا حکم نازل ہوگیا۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب زواجِ زینب بنتِ جحش و نزول الحجاب و اِثبات الولیمہ، رقم الحدیث: ۱/۱۰۰)

پردے کے نزول کے ساتھ ہی ہر نامحرم مرد اور عورت کے لیے اصول بنا دیا گیا کہ اگر انہوں نے کوئی بات کرنا ہو، یا کچھ لینا یا دینا ہو، ایک دوسرے کے گھر جانا ہو، یا آمنے سامنے آنے کی ضرورت پڑ جائے تو دونوں کے درمیان کسی کپڑے، دیوار، دروازے یا کسی اور چیز کی آڑ کر دی جائے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو مرد یا عورت اپنے چہرے پر چادر یا رومال کے پلّو لٹکا لیں تا کہ چہرہ چھپ جائے، یا پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا چہرہ دوسرے رُخ پر رکھیں تا کہ ایک دوسرے کے چہرے پر نظر نہ پڑے۔
مندرجہ بالا حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ اصل تو غضِ بصر یعنی نامحرم پر نظر پڑنے سے بچنا مقصود ہے لیکن اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ پورے جسم کو پس پردہ رکھ کر نظر پڑنے سے بچایا جائے۔ اگر یہ مقصود نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ درمیان میں کپڑے کی آڑ نہ کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردے کی مختلف نوعیتیں

مختلف حالات، ضروریات اور عمروں کے فرق کی وجہ سے مرد اور عورت کے درمیان پردے کی نوعیتیں بھی مختلف ہیں اور یہ سب جانی پہچانی ہیں، جن کا ذکر احادیث میں جا بجا ملتا ہے۔ آیئے دیکھیں دورِ نبوی میں پردے کی اوٹ کی کون کون سی عملی صورتیں تھیں۔

دروازے کی اوٹ سے کوئی چیز لینا یا دینا:

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:۔

﴿ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب: ۵۳)

''اور جب تمہیں ان سے کوئی ضرورت کی چیز مانگنا ہو تو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے بہتر ہے۔''

مراد یہ کہ جب عورت سے کوئی ضرورت لینے دینے کی پڑ جائے یا اس کے گھر جا کر پیغام پہنچانا ہو تو مرد اندر داخل نہیں ہوگا بلکہ دروازے کے ایک طرف کھڑے ہو کر دستک دے گا۔ عورت دروازے کی اندرونی طرف پیچھے کھڑی ہوگی تاکہ مرد کی نظر اس پر نہ پڑے اور ضرورت کی بات بھی ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی چیز دینا ہے تو وہ دروازے کے پیچھے ہی سے باہر کر دے گی۔

یاد رہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ گھر میں کوئی مرد، بچہ یا ملازم موجود نہ ہو اگر ایسے لوگ موجود ہیں تو عورت انہی کے ذریعے پیغام وصول کرے گی یا چیز لے اور دے گی۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی ضرورت کے لیے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب (رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بیٹے) اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد) حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ ام المومنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ عبدالمطلب اور فضل رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ ہم اندر داخل ہوئے، کچھ دیر خاموشی کے بعد اپنا مدعا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری بات سنی اور کچھ دیر تک چھت کی طرف دیکھتے رہے۔ جب دیر ہو گئی تو ہم نے خیال کیا، شاید آپ ﷺ کوئی جواب نہیں دیں گے۔ اتنے میں ہم نے زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ دیکھا جو پردے کی اوٹ سے ہاتھ ہلا کر اشارہ کر رہی تھیں۔ (الفاظ یہ ہیں **تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا**) جس سے مراد یہ تھی کہ گھبراؤ نہیں، وہ آپ ﷺ ہی کی بات کے متعلق سوچ رہے ہیں، ابھی جواب دیتے ہیں...... (ابو داؤد، طویل حدیث کا ایک حصہ، کتاب الخراج والامارۃ، باب فی بیان مواضع قسم الخمس وسہمِ ذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القربی: ۲۹۸۵)

عبدالمطلب بن ربیعہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی کے بیٹے تھے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ماموں کے بیٹے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ان سے اتنی ہی قریبی رشتہ داری تھی، اس کے باوجود درمیان میں پردے کی آڑ موجود تھی، معلوم ہوا کہ نامحرم رشتہ دار مرد جب گھر میں آئے تو خواتین کو حجاب کرنا چاہیے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی ایک کے دروازے پر پہنچے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ (ثُمَّ اٰذِنَ لِیْ فَدَخَلْتُ وَالْحِجَابُ عَلَیْهَا) پھر آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اوٹ میں تھیں۔ آپ نے گھر والوں سے پوچھا۔ کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا گیا ''جی ہاں''۔ پھر تین روٹیاں چھال کے ایک دسترخوان پر لائی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی میرے سامنے رکھی۔ دوسری نصف روٹی توڑ کر میرے سامنے اور نصف روٹی اپنے سامنے رکھی۔ پھر پوچھا ''سالن ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا۔ نہیں البتہ سرکہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاؤ! سرکہ لاؤ! سرکہ بہترین سالن ہے۔''

(مسلم، کتاب الاشربہ، باب فضیلۃ الخل والتادم بہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کا چار دیواری میں ہی رہ کر بات کرنا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور غم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔ "وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ سَائِرِ شَقِّ الْبَاب" اور میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے باہر دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غم زدہ حالت کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔) اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا! "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جاؤ جا کر انہیں منع کر دو۔ وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ آ کر کہنے لگا، وہ نہیں مانتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جاؤ جا کر انہیں روک دو۔ وہ شخص پھر چلا گیا اور پھر واپس آ گیا اور عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! وہ تو ہم پر غالب آ گئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں 'میں نے (اندر سے) کہا "تیری ناک خاک آلود ہو، تو وہ کام کرتا ہے جس کا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں اور نہ ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف سے نجات دیتا ہے۔" (مسلم، کتاب الجنائز، رقم الحدیث: ۲۰۵۹)

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ انتہائی غم کی حالت میں بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا پاس تھا اور وہ اپنے حجرے کے اندر ہی رہیں، وہ دروازے کی اوٹ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے اپنی محبت اور بیوی کا تعلق ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے غم کو اپنا غم محسوس کر رہی تھیں۔ انہیں اس شخص پر غصہ آ گیا جو آپ ﷺ کے غم میں ایک ناگوار خبر سنا کر مزید اضافہ کر رہا تھا لیکن آپ اس شخص کے سامنے نہیں آئیں بلکہ ؓ حجر کے اندر ہی سے اس کو جو کہنا تھا کہہ دیا۔

☆ ابی بردہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ میں اترے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدوی آیا اور بولا! ''یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اَبْشِرْ) ''خوشخبری قبول کر۔'' بدوی کہنے لگا، آپ ﷺ ''خوشخبری قبول کر'' بہت فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ابو موسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اِنَّ هٰذا قَدْ رَدَّ الْبُشْرىٰ فَاَقْبَلَا اَنْتُمَا ''بے شک اس بدوی نے تو خوشخبری رد کر دی ہے، تم دونوں قبول کر لو۔'' ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم دونوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور چہرہ مبارک اس میں دھویا اور اس میں تھوکا، پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا ''اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے میں ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا ویسے ہی کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَاءِ كُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے ان دونوں کو آواز دے کر کہا: اپنی ماں کے لیے اس میں سے کچھ بچا ہوا پانی لاؤ۔ چنانچہ ان دونوں نے بچا ہوا پانی انہیں دے دیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابی موسیٰ و ابی عامر الاشعریین رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: ١٦٩٤)

www.KitaboSunnat.com

عورت کا پس پردہ تعلیم دینا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے بعد صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی اکثریت امہات المومنین سے مسائل دریافت کرنے کے لیے آتی۔ مسائل بتانے کے لیے بھی امہات المومنین کسی دیوار یا کپڑے کی اوٹ میں رہ کر ہی مسائل بتاتی تھیں، چنانچہ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع کرنے سے متعلق لکھتے ہیں:

وَذَالِكَ انّ التّابِعِينَ سَمِعُوا مِنْ عَائِشَةَ من غير أنْ يَنْظُرُوا اِلَيْها وَ كَذَالِكَ ابنِ اسْحاق كَانَ سَمِعَ مِنْ فاطِمَةَ والسترُ بَيْنَهُما حيل۔ (تہذیب، ج ٩، ص ٤٥)

''اور یہ کہ تابعین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپؓ کو دیکھے بغیر سماع کیا یعنی سنا اسی طرح ابنِ اسحاق نے بھی فاطمہ سے سماع کیا یعنی سنا اور پردہ ان دونوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان حائل ہوتا تھا۔"

سید سلمان ندوی مسند احمد کے حوالے سے سیرتِ عائشہ میں لکھتے ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے افراد کی اکثر مسائل میں راہنمائی کیا کرتی تھیں۔ آپؓ کے پاس مرد اور عورتیں اکثر حاضر رہتے۔ چھوٹی عمر کے لڑکے، عورتیں اور جو مرد آپ کے محرم تھے وہ حجرے کے اندر آ کر مجلس میں بیٹھ جاتے اور دوسرے لوگ حجرہ کے سامنے مسجدِ نبوی میں بیٹھتے۔ دروازے پر پردہ پڑا رہتا۔ پردے کی اوٹ میں خود بیٹھتیں، لوگ سوالات کرتے اور آپ انہیں جواب دیتی جاتیں۔ (مسند احمد، ج ٦ - سیرت عائشہ، ص ٢٥٧)

چنانچہ اس کے بہت سے دلائل احادیث کی کتابوں سے ملتے ہیں جن میں سے چند ایک یہاں نقل کیے جا رہے ہیں:

☆ ایک بار عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سعد بن ہشام اور حکیم بن افلح آئے اور صلوٰۃ الوتر کے بارے میں سوالات کیے۔ آپ پردے کی پیچھے تھیں۔ آواز سن کر دریافت فرمایا: کیا تم حکیم ہو۔ انہوں نے عرض کیا "جی ہاں۔" پھر آپ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا! سعد بن ہشام......"

(کتاب الصلوۃ المسافرین، یہ صحیح مسلم میں ایک طویل حدیث کا شروع کا حصہ ہے۔)

☆ مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ تَقُولُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَ مَا يَمْسِكُ عَنْ شَيْئٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمِ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ ۔(مسلم، کتاب الحج، رقم الحدیث : ۷۱۲)

''میں نے خود سنا، عائشہ رضی اللہ عنہا پردہ کی آڑ میں دستک دے کر فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے پٹے میں خود اپنے ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روانہ کر دیا کرتے اور قربانی کے ذبح ہونے تک کسی ایسی چیز سے فروکش نہ ہوتے کہ جس سے محرم ہوتا ہے۔''

☆ عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ...... بَيْنَنَا وَ بَيْنَهَا حِجَاب ......قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللهِ عليه وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ: قَالَ وَاَشَارَتْ اِلَى الْاِنَاءِ فِي الْبَيْتِ قَدْرَ الْفَرَقِ ، قَالَ : وَالْفَرَقِ سِتَّةُ اَقْسَاطٍ ۔

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا...... جب کہ میرے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا کہ میں اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے گھر میں پڑے اس برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک فَرَق کی مقدار کا تھا اور ایک فَرَق چھ اقساط کا ہوتا تھا۔'' (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱/ ۳٦٤ ۔ کتاب الاموال ، ابی عبید قاسم ،رقم : ۱۵۷٤۔ اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوزان ص ۳٦ از فاروق اصغر صارم)

ابنِ جریج کہتے ہیں کہ ابن ہشام (مکہ کا گورنر) نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو ابنِ ابی رباح نے کہا، تو ان کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے۔ ابنِ جریج نے پوچھا "حجاب کا حکم اترنے سے پہلے یا بعد میں؟ انہوں نے کہا میری عمر کی قسم! میں نے یہ حجاب کے حکم اترنے کے بعد دیکھا۔ ابنِ جریج نے پوچھا: کیا مرد اور عورت مل جاتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں! عائشہ رضی اللہ عنہا الگ کونے میں مردوں سے جدارہ کر طواف کیا کرتیں، مردوں میں نہ گھستیں۔ ایک عورت (وقرہ) نے ان سے کہا: ام المومنین! آیئے حجرِ اسود کو چومیں، تو انہوں نے اسے جواب دیا کہ تو چوم! میں نہیں چومتی اور عورتیں رات کو (طواف کے لیے) نکلتیں، اس طرح کہ پہچانی نہ جاتیں اور مردوں کی ساتھ طواف کرتیں البتہ جب عورتیں کعبے کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں، مرد باہر نکالے جاتے تو اس وقت اندر جاتیں اور میں اور عُبَید بن عمیر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ ثبیر پہاڑ پر مزدلفہ میں ٹھہری ہوئی تھیں۔ ابنِ جریج نے کہا، میں نے عطاء سے پوچھا! کیا انہوں نے پردہ کیا تھا (وَمَا حِجَابُھا) انہوں نے کہا: ھِیَ فی قبَّةٍ تُرکِیَّةٍ لَھَا غِشَاءُ وما بَیْنَنَا وَبَیْنَھَا غَیْرَ ذَالِكَ وَرَایئتُ عَلَیْھا دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

"وہ ایک ترکی خیمے میں ٹھہرے ہوئی تھیں اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ بس ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے بیچ میں یہی ایک پردہ تھا۔میں نے دیکھاوہ گلابی رنگ کی عبا پہنے ہوئے تھیں۔(بخاری ، کتاب المناسك ، باب طواف النساء مع الرجال :۱۰۲۵)

☆ عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں مسجدِ نبوی میں گیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے،اس وقت لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔میں نے دریافت کیا:اے عبداللہ!اس طرح یہ نماز پڑھنا کیسا ہے؟(یعنی لوگوں کا اکٹھے ہوکر نفل نماز پڑھنا) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بدعت ہے۔(یعنی یہ کام عہدِ رسالت میں نہیں کیا گیا)

عروہ کہتے ہیں ،پھر میں نے پوچھا!اے ابوعبدالرحمان (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے۔فرمایا: چار،اورایک ان میں سے رجب میں کیا۔یہ بات سن کر ہمیں برا معلوم ہوا کہ انہیں جھٹلائیں یا ان کے اس قول کی تردید کردیں۔(عروہ کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا)اس وقت حجرے میں سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز ہم نے سنی۔عروہ کہتے ہیں!میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کومخاطب کر کے کہا: کیا آپ سن رہی ہیں جوعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں۔انہوں نے پوچھا وہ کیا کہتے ہیں؟ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا!وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور ایک ان میں سے رجب میں کیا۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا!اللہ ابوعبدالرحمان پر رحم کرے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا،جس میں میں ان کے ساتھ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی اور رجب میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

(كتاب الحج ، باب بيان عدد عُمرِ النبي ﷺ وزمانهن ، رقم الحديث :٣٠٤٣)

دورِ حاضر میں جو مرد تعلیم دینے کے لیے عورتوں میں آ کر سامنے بیٹھ جاتے ہیں یا جو عورتیں مردوں کو تعلیم دینے کے لیے سامنے آ جاتی ہیں چاہے برقع سے نقاب کیا ہو، ان کا ایسا کرنا درست نہیں۔ ان کے لیے مکمل آڑ ہونا چاہیے تا کہ ایک دوسرے کے سراپے پر بھی نظر نہ پڑے۔

یہ تمام واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مرد پردے ہی کی اوٹ ہی سے اپنی ضرورت کا کام کرے گا یا ضرورت کی بات کہے گا۔ نیز یہ کہ عہدِ رسالت میں مرد **فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ** کے حکم اور منشا سے بخوبی واقف تھے لہٰذا وہ خواتین پر یہ اعتراض نہیں کرتے تھے کہ وہ سامنے آ کر بات کیوں نہیں کرتیں؟ اور نہ ہی یہ خواہش رکھتے تھے کہ وہ لازماً سامنے آئیں۔

اوٹ کے پیچھے سے بات کرنے کے فوائد:

اس میں مندرجہ ذیل فوائد مضمر ہیں:

☆ پردے کی اوٹ غیر ضروری بات کرنے یا غیر ضروری چیز طلب کرنے کی خواہش کی ناکہ بندی کر دے گی۔

☆ مرد اور عورت میں باہم بے تکلفی نہیں ہو گی۔

☆ سامنے آنے سے غیر ضروری باتوں کا دروازہ کھل جائے گا جب کہ اوٹ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت دونوں اپنے کام سے کام رکھیں گے۔

☆ سامنے آ کر بات کرنے سے عورت کا چہرہ چاہے ڈھکا ہوا ہی کیوں نہ ہو، عورت کا قد و قامت سامنے آ جائے گا۔

☆ سامنے آنے سے ہوسکتا ہے عورت کی کوئی زینت بھی ظاہر ہو جائے۔ خوشبو تو چھپی رہ ہی نہیں سکے گی۔

☆ ممکن ہے سامنے آنے سے عورت کے کچھ اعضاء کھل جائیں مثلاً پنڈلیاں یا کلائیاں وغیرہ۔

☆ حجاب کا فائدہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی مرد کسی کام سے عورت کے گھر آئے گا تو عورت کو بڑی چادر اوڑھنے اور اپنے پورے جسم کی تمام زینت کو چھپانے کا تکلف نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت جلدی میں چھوٹی چادر لے لے اور جسم کے بعض حصے ظاہر ہو جائیں۔

☆ سامنے آ کر بات کرنے سے یا کچھ ضرورتاً لینے دینے سے ہوسکتا ہے کبھی ہاتھ یا آنکھیں بھی ٹکرا جائیں۔

☆ کسی مرد کو کسی عورت سے بار بار کوئی ضرورت کا موقع پیش آ سکتا ہے۔ بار بار سامنے آنے سے عورت کی قامت مرد کی نظروں میں محفوظ ہو جائے گی یا عورت کی زینت کی کوئی چیز یا عورت کی کسی عضو پر ایک سے زائد مرتبہ نظر پڑ جانے سے معاملہ آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

★ عورت کا متوازن سراپا یا ہاتھ کی ہتھیلیوں یا پاؤں کا رنگ یا ساخت دیکھ کر بھی مرد میں یہ خواہش پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ کسی صورت اس عورت کا چہرہ بھی دیکھ لے۔

★ جب دیکھنے کی خواہش پیدا ہو گی تو مرد خواہ مخواہ بار بار اس عورت کے گھر جانے کا بہانہ تلاش کرے گا اور بار بار دل کا مرض (میلان یا بدنیتی) عود کرے گا اور اس کا انجام بہت برا ہو گا۔

مندرجہ بالا امکانات اگر مرد یا عورت کی طرف سے راہ پا گئے اور مرد نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ ''میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا''۔ یا عورت اپنے آپ سے یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ ''میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا بلکہ ہو گیا''۔ تو سلسلہ آگے بڑھتا جائے گا۔ لہٰذا نامحرم مرد اور عورت کے درمیان اللہ رب العالمین نے ...... تقریب تو کوئی بہرِ ملاقات چاہیے ...... کے تمام امکانات ختم کرنے کے لیے من وراءِ حجاب کی پابندی ہر سطح پر عائد کر دی۔

نامحرم عورت کے گھر میں داخلے سے اجتناب:

اجنبی عورت کے گھر اس وقت داخل ہونا جب وہ گھر میں تنہا ہو ممنوع قرار دیا گیا ہے، صرف اس صورت اجازت دی گئی جب کہ اندر داخل ہونے والا مرد اکیلا نہ ہو اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہو، نیز گھر کے اندر جانا مرد کی ناگزیر ضرورت ہو۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے ۔ تب اسماء بنتِ عمیس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان ہاشمیوں کو دیکھا تو انہیں ان کا یوں اسماء کے پاس آنا برا لگا۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ میں نے بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسماء کو اللہ تعالٰی نے ایسے افعال سے بری قرار دیا ہے۔'' پھر منبر پر کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

لَا یَدْخُلَنَّ رجُلٍ بَعْدَ یومِیْ ھذَا علیٰ مُغِیبَۃٍ اِلَّا وَ مَعَہٗ رَجُل اَوْ اِثْنَانِ۔

''آج کے دن سے کوئی مرد ہرگز کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غیر حاضر ہو سوائے اس کے کہ آنے والے مرد کے ساتھ ایک دوسرا مرد اور بھی ہو''۔ (مسلم ، کتاب السّلام ، باب تحریم الخلوۃ بالا جنبیۃ والدخول علیھا)

نیز فرمایا:

اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٍ عِنْدَ امَراۃ ثَیّب اِلّا انْ یکُوْنَ نا کِحاً اَوْ ذا مَحْرمٍ۔

''خبر دار! کوئی انسان کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ رہے مگر یہ کہ اس کا خاوند یا اس کا محرم موجود ہو'' (مسلم ، کتاب السّلام ، باب تحریم الخلوۃ)

شادی شدہ کا نام اس لیے لیا گیا کہ کنواری کے پاس جانے کا تو سوال ہی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا۔ وہ تو رہتی ہی گھر میں ہے۔ نیز اس سے کوئی مرد براہِ راست بات کرنے یا کوئی کام کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یاد رہے کہ نامحرم چاہے کتنے افراد ہوں نہ عورت انہیں گھر آنے کی اجازت دے نہ ہی وہ شرعاً جا سکتے ہیں۔ یہاں صرف ان مردوں کی بات ہے جو رشتہ دار نامحرم ہوں یا مرد کے حلقہ احباب میں سے جانے پہچانے لوگ۔ سب سے بڑی بات یہ کہ عورت کو شریعت پابند کرتی ہے کہ اگر مرد اجازت نہ دے تو وہ محرم مرد کو بھی گھر میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ لہٰذا غیر مردوں کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ عورت انہیں اپنے گھر میں داخل ہونے دے یا وہ کسی گھر میں داخل ہو۔"

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ "عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو۔" انصار کے ایک آدمی نے عرض کیا !یارسول اللہ ﷺ حمو، (سسرالی مردوں) کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْحَمُوُ الْمَوْت: سسرالی مرد تو موت ہیں۔"

(مسلم، باب تحریم الخلوت، کتاب السّلام)

حمو سے مراد عورت کے جیٹھ، دیور، خاوند کے تمام کزن، خاوند کے بہنوئی اور دیگر تمام سسرالی مرد ہیں۔ یاد رہے کہ سسرال میں عورت کا محرم صرف سسر ہوتا ہے اس کے سوا اور کوئی مرد اس کا محرم نہیں ہوتا۔

اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اہلِ عرب میں سسرالی مردوں کے نامحرم اور اجنبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا تصور عام تھا۔ اس لیے انصاری نے اس کا حکم پوچھا۔

ایک بار عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہو۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: میرا بھائی (یا میرا چچا زاد بھائی) کسی غزوہ میں گیا ہوا ہے اور مجھے اپنے گھر والوں کا خیال رکھنے کے لیے کہہ گیا ہے تو کیا میں ان کے پاس جا سکتا ہوں۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑا مارا اور فرمایا ''اب اس طرح ہرگز اندر نہ جانا، دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھو، کیا کوئی ضرورت ہے؟ یا کچھ چاہیے؟''

(مصنف عبدالرزاق ۷/۱۲۷۔ فقہِ عمر، عنوان حجاب، ص ۲۷۵)

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو عورتیں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہو کر رونے لگیں اور اکثر ان میں سے بین کرنے لگیں۔ عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا ''اے ابو عبداللہ! تم ام المومنین کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ پردہ کر لیں اور ان عورتوں کو باہر میرے پاس نکالیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان عورتوں کو باہر نکالتے گئے اور عمر رضی اللہ عنہ انہیں سرزنش کرتے گئے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ''بنی مغیرہ کی عورتیں روئیں لیکن نہ سر پر خاک ڈالیں، نہ چیخیں چلائیں۔

(مصنف عبدالرزاق ۲/۵۵۷۔ فقہِ عمر، عنوان میت، ص ۶۲۷)

خالد بن ولید اور عبداللہ بن عباس ام المومنین کے بھانجے تھے۔ اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس کو گھر کے اندر بھیجا اور خود باہر کھڑے رہے۔

محرم مرد کے علاوہ کسی مرد کا گھر میں اس وقت آنا جب کہ کوئی مرد گھر میں نہ ہو ،اس کی ممانعت تھی اور اس پر عمل بھی کیا جاتا تھا۔ ایک بار ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ابوقعیس آئے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو فرمایا: وہ تو تمہارے چچا ہیں (یعنی محرم ہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ائذنی له ''انہیں اجازت دو''۔ عروہ راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی لیے عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ ''جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں انہیں رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔'' (مسلم، کتاب الرضاع)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر ایک آدمی کی آواز سنی جو اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! یارسول اللہ! یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے یعنی حفصہ کا رضاعی چچا''۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ میرے پاس آ سکتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَعَمْ! اِنَّ الرَّضَاعَةِ يُحَرِّمُ مَا تحرِمُ الْوِلَادَةُ۔

''ہاں رضاعت ان تمام رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الرضاع)

مراد یہ کہ جو رشتے نسب کی وجہ سے ماں اور باپ کی طرف سے محرم ہیں وہ رشتے رضاعی ماں اور رضاعی باپ دونوں کی طرف سے محرم ہیں مثلاً رضاعی چچا، رضاعی دادا، رضاعی دادا کے بھائی، رضاعی بھائی، رضاعی بھتیجا، رضاعی بھانجا، رضاعی نانا، رضاعی نانا کے بھائی، رضاعی ماموں، رضاعی داماد، رضاعی پڑپوتے پوتے اور رضاعی نواسے اور پڑنواسے وغیرہ۔ ان سب سے عورت حجاب نہیں کرے گی۔

گھر میں مرد کی آمد پر کسی دیوار یا پردے کی اوٹ نہ ہو تو:

اگر گھر میں کسی نامحرم مرد کو آنا پڑے اور مرد اور عورت کے درمیان قد و قامت کو مرد کی نظر سے چھپانے کا کوئی ذریعہ موجود نہ ہو۔ مثلاً دوسرا کمرہ یا کسی کپڑے کا لٹکایا ہوا پردہ وغیرہ تو ایسی صورت عورت چادر سے اپنے چہرے اور جسم کو چھپا لے گی اور کوشش کرے گی کہ اس کا لباس، زیور، بناؤ سنگھار وغیرہ سب کچھ اجنبی مرد سے چھپا رہے۔

ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فجر کی نماز کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے گھر آنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی اور اپنی بیوی پر ایک بڑی چادر ڈال دی اور کہا "میں نے پسند نہ کیا کہ تم لوگوں کو انتظار کرواتا۔" (اخرجہ الطبرانی ، بحوالہ حیاۃ الصحابہ ، ص ٦٥٧)

گھروں میں عورتوں کے لیے پردے کی الگ جگہ بنانا:

عہدِ رسالت میں خواتین کے لیے بڑے گھروں میں ایک الگ حصہ بنایا جاتا کہ جب اجنبی مرد گھر میں آئیں تو عورتیں ان کی نظروں سے اوجھل رہ سکیں۔ ہماری سابقہ تہذیب میں زنان خانے اور مردان خانے کا رواج اسی روایت کا حصہ تھا جب کہ بعض لوگ گھر چھوٹا ہونے کی صورت گھر کے بیرونی حصے میں بیٹھک بناتے جس کا ایک دروازہ گلی میں کھلتا تھا تاکہ مردوں کو بٹھانے اور ان کے باہر ہی سے آنے اور جانے میں عورتوں کے سامنے آنے کے خدشے سے بچ سکیں۔

دورِ حاضر میں ڈرائنگ روم کا رواج ہو گیا ہے جو نہ تو خواتین کے کمروں سے الگ تھلگ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا دروازہ باہر کی طرف کھلتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے بے پردگی کو فروغ ملا ہے اور گھروں میں پردے کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ستم یہ کہ جب مرد اور عورتیں گھر میں آئیں تو ان کو ڈرائنگ روم میں ہی بٹھانا تہذیب سمجھا جاتا ہے اور چائے پانی دینے کے لیے میزبان کی خواتین ہی اندر آتی ہیں یوں دوطرفہ بے پردگی کا گناہ کیا جاتا ہے۔

عہدِ رسالت میں اگر گھر چھوٹے ہوتے تو کپڑے کا پردہ ڈال کر عورتوں کو اجنبی مردوں کے آنے پر اس کے پیچھے بھیج دیا جاتا۔ چنانچہ جب عبدالمطلب بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے اس قسم کے پردے کی جگہ مستور تھیں۔ جس کی تفصیل "دروازے کی اوٹ سے کوئی چیز لینا یا دینا" عنوان کے تحت گزر چکی ہے۔

کنواری لڑکی کے لیے گھر میں پردے کی جگہ:

نکاح سے قبل جوان لڑکیوں کو پردے میں رکھنے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا، چنانچہ ایسی لڑکیوں کے لیے ذوات الخدور (پردے میں رہنے والی کنواریاں لڑکیاں) کا لفظ احادیث میں ملتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے: عَنْ اُمِّ عطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْ نَا اَنْ نُخْرِجَ العواتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ "ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان، پردے والیوں کو (عید کے دن) نکالیں۔ (عیدگاہ میں جانے، نماز پڑھنے اور دعا میں شمولیت کے لیے۔)

(باب خروج النساء ، الْحُيَّضُ اِلىٰ الْمصلّى ، كتاب العيدين)

چونکہ کنواری لڑکی پردے میں رہتی تھی اور گھر جانے پر بھی غیر مرد کے سامنے ان کا قد و قامت بھی نہیں ہوتا تھا اس لیے مردوں کو ان کی شکل وصورت کا پتا نہیں ہوتا تھا کہ وہ کیسی ہے؟ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا خَطَبَ احدُكُم الْمَرْأَةَ فاِنِ اسْتَطَاعَ ان يَنْظُرَ الىٰ نكاحها فَلْيَفْعَلْ۔

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اگر ممکن ہو تو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر اس کو دیکھ لے" جابر کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا اور اسے چھپ کر دیکھنے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہو گیا۔ میں نے اس عورت میں کچھ ایسی باتیں دیکھیں کہ اس سے نکاح کر لیا۔ (ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل ان ینظر الی المراۃ وھو یرید تزوجھا،: ۲۰۸۲)

☆ مغیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک انصاری عورت کے پاس آیا۔ میں نے اس کے والدین کو اس کے نکاح کا پیغام دیا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی خبر دی کہ نکاح سے پہلے دیکھ لو۔ انہوں نے یہ اچھا نہ سمجھا (کہ وہ نکاح سے پہلے عورت کو دکھائیں) وہ عورت گھر کے کسی کونے میں پردے میں بیٹھی یہ سب سن رہی تھی۔ اس نے کہا! اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں دیکھنے کا حکم دیا ہے تو دیکھ لو ورنہ میں تمہیں قسم دیتی ہوں (کہ ایسا نہ کرو) (گویا اس عورت نے کسی نامحرم مرد کو بلا ضرورت دیکھنے کی برائی کو بہت بڑا گناہ سمجھا) الغرض میں نے اسے دیکھا اور اس سے نکاح کر لیا۔ (مسند احمد، بلوغ الامانی، کتاب النکاح)

☆ ابنِ عبدالبر نے ذکر کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا جسے پہلے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، مروان بن الحکم اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی پیغام دے چکے تھے۔ آپ اس عورت کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ عورت اپنے گھر میں (پردے میں) بیٹھی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا "تمہیں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا ہے وہ اہلِ مشرق کے نوجوان سردار ہیں اور مروان بن الحکم نے بھی پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے وہ قریش کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور عبداللہ بن عمر نے آپ کو پیغام دیا ہے اور اسے آپ جانتی ہیں اور عمر بن الخطاب بھی امیدوار ہے''۔ اس خاتون نے پردہ سرکایا اور پوچھا: کیا امیر المومنین اپنے پیغامِ نکاح میں سنجیدہ ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں۔ اس پر اس عورت نے کہا: میں امیر المومنین سے نکاح کرتی ہوں چنانچہ اس کے خاندان والوں نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔

(المغنی ۶/ ۲۰۵۔ فقہِ عمرؓ عنوان نکاح، ص ۶۴۲)

☆ صحابیِ رسول محمد بن مَسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے نکاح کی بات ایک عورت سے ٹھہری۔ میں نے چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی۔ آخر کار ایک دن میں نے اسے اپنے باغ میں دیکھ لیا۔ میری اس حرکت پر بعض لوگوں نے کہا: تم صحابیِ رسول ہو کر ایسا کرتے ہو؟ (یعنی نامحرم عورت کو دیکھنے کا گناہ کرتے ہو) میں نے عرض کیا ''میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنا ہو اسے دیکھنے میں مضائقہ نہیں۔'' (ابنِ ماجہ ، باب النظر الی المراۃِ اذا اراد ان تزوجھا)

عورت کا چہرہ ڈھانپ کر اور بڑی چادر لپیٹ کر گھر سے نکلنا:

جب عورت گھر سے نکلے تو کسی دیوار وغیرہ کی اوٹ ناممکن ہوتی ہے اس لیے اسے یہ حکم دیا گیا کہ جب وہ گھر سے باہر نکلے تو جسم پر ایک ایسی چادر لپیٹ لے جو اس کے جسم، پورے لباس، چہرے، زیور، بناؤ سنگھار غرض ہر چیز کو دوسروں کی نظروں سے اوجھل کر دے، صرف ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں مستثنیٰ ہیں اور اگر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی کوئی آرائش ہو تو انہیں چھپانا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ عورت کا اصل میدانِ کار چاردیواری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ.﴾

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح جاہلیت میں نمائشِ زینت کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاتی پھرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔'' (الاحزاب: ۳۳)

اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں) تو انصار کی خواتین (اس انداز سے باپردہ) باہر نکلیں (كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَكْسِيَةِ) گویا کہ ان کے سروں پر چادروں کے کوے ہیں یعنی کالے رنگ کی چادریں تھیں۔ (ابی داؤد، کتاب اللباس، باب یدنین علیھن من جلابیبھن، ح: ٤١٠١)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا واقعہ افک بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

جب صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ میرے قریب آئے، انہوں نے مجھے دیکھا تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا (یہ جملہ کسی نقصان ہونے پر کہتے ہیں) ان کی آواز سن کر میں نے فوراً اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپ لیا۔ اصل الفاظ یہ ہیں: فَخَمَّرْتُ وَجْهِيَ جِلْبَابِيْ۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں:

آمَرنا رسُول اللّٰہِ صلّی الله علیهِ وسلم انْ تُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ والْاَضْحٰی الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَواتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلوٰةَ وَ يَشْهَدْنَ الْخَيْرَ و دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ يَا رَسُول اللّٰہِ اِحْدَ انا لا يكونُ لها جِلْبَابٌ قالَ لِتَلْبِسَهَا اُخْتُها مِنْ جِلْبَابِهَا۔

''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم عیدِ فطر اور عید قربان میں جوان، حیض والیوں اور پردہ والیوں کو لے جائیں، سو حیض والیاں نماز کی جگہ سے دور رہیں اور کارِ خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں حاضر رہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کسی کے پاس جلباب (چادر) نہ ہو تو............'' (وہ کیسے آئے) فرمایا: اسے اس کی بہن چادر اوڑھادے۔'' (مسلم، کتاب العیدین، ح: ۱۹۵۶)

یاد رہے کہ عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے لیے یہ چادر (جلباب) آرائش چھپانے کے لیے ہے، اس لیے اسے نہ تو خوش رنگ ہونا چاہیے، نہ گوٹے تلے، موتی، کڑھائی، لیس، جھالر یا اس پر خوش نما پھول ہونا چاہیے، نہ ہی یہ مختصر ہو کہ پورا جسم اور لباس ہی نہ ڈھانک سکے اور نہ باریک ہو کہ نیچے کا لباس، زیور یا آرائش نظر آئے اور نہ تنگ ہونی چاہیے کہ جسم کے خدّ و خال کا پتا چل جائے۔ برقع بھی انہی صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ پاک دامن آزاد عورت کی علامت:

حجاب کا حکم نازل ہونے سے قبل منافقین اکثر آزاد مسلمان عورتوں کو جب وہ باہر نکلتیں تو چھیڑتے، ان پر آوازے کستے، جب ان سے پوچھا جاتا تو وہ کہتے ہیں، ہم نے فلاں عورت کو لونڈی سمجھ کر ایسی حرکت کی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کے وجوب کی یہ حکمت بھی بیان کی:

﴿ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾(سورة الاحزاب: ۵۹)

"اور اپنے چہروں پر اپنی چادریں لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ ان کے لیے شناخت کا باعث ہوگا (کہ وہ) آزاد اور شریف عورتیں ہیں لہٰذا ان کو کوئی ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

پردہ صرف آزاد عورت کے لیے شعار قرار دیا گیا، لونڈی چاہے مسلمان ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے پردہ نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ بناؤ سنگھار کر کے نکلنے کی ممانعت بھی ہے تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر بدنیت نہ ہوں۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے درمیان تین رات ٹھہرے۔ راستے میں آپ نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ میں بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا۔ صرف یہ تھا کہ آپ نے بلال سے فرمایا: دستر خوان بچھاؤ پھر آپ نے کھجور، پنیر اور گھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ڈالا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے:

اِحْدَى اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ قَالُوا : اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّئَا لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ ۔

صفیہ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا آپ ﷺ کی لونڈی؟ پھر خود ہی کہنے لگے: اگر رسول اللہ ﷺ نے ان کو حجاب کرایا تب وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر حجاب نہ کرایا تو وہ لونڈی ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کیا تو ان کے لیے اونٹ پر اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ کھینچا۔

(صحیح بخاری ، کتاب المغازی ، رقم الحدیث ۱۳۶۲ ، باب غزوہ خیبر)

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں کہا:

ہم نہیں جانتے آپ نے ان سے نکاح کیا ہے یا انہیں اُمّ ولد (لونڈی) بنایا ہے۔'' پھر سب نے کہا: اگر آپ انہیں پردہ کرائیں تو یہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر پردہ نہ کرائیں تو ام ولد۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جب سفر کا ارادہ کیا تو ان کے لیے پردہ لگوایا اور وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں۔ جس سے سب نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا ہے۔ جب سب مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی دوڑانی شروع کر دی اور ہم نے بھی سواریوں کو تیز چلانا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء نے ٹھوکر کھائی تو آپ گر پڑے اور صفیہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گر پڑیں۔ چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا۔

(مسلم کتاب النکاح:۱۰۰۶ طویل حدیث کا درمیانی حصہ)

مسلم ہی میں ایک روایت کے آخر میں اس طرح ہے:

فَصُرِعَ و صُرِعَتْ فلَيْسَ اَحَد مِن النّاسِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ لَا اِلَيْهَا حتّٰى قَامَ رسول الله ﷺ فَسَتَرَهَا فَا تَيْنَاهُ ......

''آپ ﷺ بھی گر گر پڑے اور صفیہ رضی اللہ عنہا بھی گر پڑیں اور کوئی بھی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی جانب، یہاں تک کہ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور صفیہ رضی اللہ عنہا پر پردہ کر لیا تو پھر ہم آپ ﷺ کے پاس آئے''۔(طویل حدیث کا ایک حصہ، مسلم، کتاب النکاح، ۱۰۰۷)

دورانِ حج بھی پردے کی اوٹ:

حج کے دوران عورت کے لیے نقاب استعمال کرنا منع ہے (چہرے کو ڈھانپنے کا ایک خاص کپڑا) عورت اپنا چہرہ کھلا رکھے گی لیکن اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مرد سامنے آتے تو ہم اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتی تھیں۔

(مؤطا امام مالك۔ ۱/۳۲۸۔مستدرك حاکم، ۱/۴۵۴)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حج اور عمرہ کے موقع پر سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ جب سوار ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادروں کو اپنے چہروں پر ڈال لیتیں اور جب سوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر جاتے تو ہم اس پردہ کو اٹھا لیتیں۔ (ابی داؤد، کتاب الحج، ۱۸۳۳)

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس مضمون کی تائید موطا امام مالک کی مندرجہ بالا حدث سے ہوتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر ناپاکی کی حالت کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکیں وہ کہتی ہیں:

اَنّھا قالَتْ یا رسُول اللّٰہِ یَرْجِعُ النّاسُ بِاَجْرَیْنِ واَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبی بَکْرٍ اَنْ یَنْطَلِقُ بِہٖ اِلَی التَّنْعِیْمِ قالَتْ فَاَرْدَفَنِی خَلْفَهُ عَلیٰ جَمَلٍ لَهُ قالَتْ فجعَلْتُ اَرْفَعُ خِمارِیْ اَحْسُرُه عِنْ عُنُقِیْ فَیَضْرِبُ رِجْلِیْ بِعِلَّةِ الرّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَھَلْ تَریٰ مِنْ اَحَدٍ قالَتْ فَاَھْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حتّٰی انْتَھَیْنَ اِلیٰ رسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلِیْہ وسلم وَھُوَ بِالْحَصْبَةِ۔

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، لوگ تو دہرا اجر لے کر واپس ہوں گے اور میں ایک ہی اجر لوں گی۔ آپ ﷺ نے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم تک لے جاؤ۔ چنانچہ وہ مجھے اپنے اونٹ پر بٹھا کر لے گئے اور میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے کھول دیتی تھی، اس پر عبدالرحمان میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو کہ اونٹ کو مار رہے ہیں (تاکہ منہ کھولنے پر تنبہ ہو) اور میں ان سے کہتی تھی! تمہیں یہاں کوئی نظر بھی آتا ہے؟ غرضیکہ میں نے عمرہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام باندھا اور پھر ہم رسول اللہ ﷺ تک لوٹ کر آئے اور آپ ﷺ مقامِ حصبہ پر تھے (مسلم، کتاب الحج، بیانِ وجوہ الاحرام، ٤٤١)

نامحرم پر نظر پڑنے سے بچنا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان مردوں اور اہلِ ایمان عورتوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے سے منع کیا ہے۔ حکم ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ (النور: ٣١،٣٠)

"اے نبی ﷺ مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے جو یہ کام کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔"

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی روشنی میں بلا ارادہ کسی نامحرم پر نظر ڈالنا حرام ہے۔ رہی اچانک نظر پڑ جانے کی بات! جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

سَاَلْتُ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عَنْ نَظرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب نظر الفجاءة)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر کے بارے میں پوچھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں نظر پھیر لوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ لا تَتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لكَ الْأُولىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

"اے علی! نظر کے پیچھے نظر مت لگا، بے شک پہلی نظر تیرے لیے اور دوسری تیرے لیے نہیں۔" (مسند احمد وسندہ صحیح : ۳۵۲ ۔ بلوغ الامانی ۔ سنن ابی داود : ۲۱۴۹ ۔ ترمذی : ۲۷۷۸)

(نظر بچانے کے طریقے اور کن کن جگہوں پر نظر بچانا چاہیے اس کی تفصیل کے لیے دیکھیے "غضِ بصر اور مرد حضرات۔")

مرد کے سامنے اگر بے پردہ عورت آ جائے تو..........:

کبھی یوں بھی ہو سکتا ہے کہ نامحرم مرد نے نامحرم عورت سے کسی ضرورت کے تحت کچھ لینا یا دینا ہے یا بات کرنا ہے اور یہ نامحرم عورت دین کے حکمِ حجاب سے ناواقف ہے، یا بے عمل ہے، یا مریضہ ہے اور حجاب کا اہتمام کرنا اس کے لیے مشکل ہے یا یہ عورت غیر مسلم ہے، بہر حال کوئی بھی صورت ہو مرد اپنی نظریں نیچی رکھے گا اور کوشش کرے گا کہ براہِ راست سامنے آ کر بات کرنے کی بجائے اوٹ سے بات کرے یا اپنی ضرورت کہے۔ اگر کوئی اوٹ وغیرہ نہ ہو تو وہ اپنے رومال یا کسی اور کپڑے سے اپنا چہرہ چھپا لے گا یا اپنا چہرہ عورت کے سامنے سے ہٹا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف کر لے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے سفرِ حج میں ایک موقع پر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ردیف تھے۔ اور یہ خوب صورت بالوں والے اور سفید و خوش شکل چہرے والے نوجوان تھے۔ جب آپ ﷺ چلے تو عورتوں کی ایک ایسی جماعت جا رہی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان عورتوں کی جانب دیکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ چنانچہ فضل نے اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیا اور پھر عورتوں کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے منہ کے سامنے کر دیا ...... یہاں تک کہ آپ ﷺ بطنِ محسر میں پہنچے ......
(مسلم، کتاب الحجة النبی ﷺ، ح ٤٥٦) یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے۔
اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ عورتیں جس جانب سے گزر رہی ہوں مردوں کو اس جانب نہیں دیکھنا چاہیے۔ اس کی تائید اس واقعے سے بھی ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ان کو پردہ کرا کے اپنے پیچھے سوار کیا...... اس کے بعد آپ ﷺ مدینہ کی طرف چلے تو آپ ﷺ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور آپ ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑیں یہ دیکھ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اونٹ سے جلدی سے اترے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: اللہ مجھے آپ پر قربان کرے کہیں چوٹ تو نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مگر عورت کو دیکھو، ابو طلحہ منہ پر کپڑا ڈال کر صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے (فالقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثوبہ علی وجھہ) اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مضبوطی سے پالان باندھا۔ پھر دونوں سوار ہوئے اور چلے۔

عورتوں کے لیے سوری پر پردے کا انتظام کرنا:

پردے کی اوٹ ہی کے پیشِ نظر عورتوں کو جب سفر کے لیے جانا پڑے تو ان کے ساتھ کسی محرم کا جانا ضروری قرار دیا گیا۔ نیز عورتوں کے لیے عہدِ رسالت میں اگر سواری کا انتظام ہوتا تو ہودج تیار کروایا جاتا، عورت کو اس میں سوار کر کے چاروں طرف پردے کھینچ دیے جاتے۔ اس ہودج کو جس میں عورت پہلے ہی سے سوار ہو جاتی، مرد مل کر اونٹ پر رکھتے۔ مردوں کی نظر سے بچانے کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب غزوہِ بنو مصطلق کے موقع پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی شریک سفر تھیں۔ ایک جگہ پڑاؤ کیا تو وہ قضائے حاجت کے لیے دور چلی گئیں۔ ان کی عدم موجودگی میں لشکر نے کوچ کا ارادہ کیا۔ ان کا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا گیا کیونکہ ان دنوں وہ دبلی پتلی تھیں، اس لیے یہ پتا ہی نہ چلا کہ ہودج خالی ہے۔ یوں لشکر چل پڑا، عائشہ رضی اللہ عنہا واپس آئیں تو لشکر جا چکا تھا۔ وہ اسی جگہ پر اس نیت سے لیٹ گئیں کہ جب مجھے نہیں پائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے کرتے یہیں آئیں گے............(طویل واقعے کا ایک حصہ)

اس میں قابلِ ذکر بات تو یہ ہے کہ لشکر میں موجود کسی شخص نے انہیں ہودج سے نکل کر جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ گویا نظر کی حفاظت کا اس قدر اہتمام تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کا ہودج، عورت کے خیمے، عورت کے گھر کی طرف بھی نہیں دیکھا جاتا تھا، عورت کو دیکھنا تو دور کی بات ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور صحابہ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ یہ لونڈی ہیں یا زوجہ؟ تو انہوں نے پردے ہی کو ان کے زوجہ ہونے کی پہچان قرار دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ نے اپنی عضباء اونٹنی پر پردے کا انتظام کیا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کر کے سوار کیا۔

دورِ حاضر میں گھوڑوں اونٹوں یا پیدل سفر کی بجائے موٹر سائیکل، سائیکل اور گاڑیوں نے جگہ لے لی ہے۔ایسی صورت میں بھی عورت کو پردہ کرا کر ہی سوار کیا جائے گا چاہے یہ پردہ جلباب، چادر، یا برقعے سے ہو یا اپنی گاڑی کی صورت گاڑی کے شیشوں پر پردے لٹکا کر اسے نظر روکنے والا بنا لیا جائے۔ نہ باہر کے افراد اندر کی عورت کی قد و قامت دیکھ سکیں اور نہ عورت بیرونی مردوں کو دیکھ سکے۔

مردوں کا اپنی عورتوں کے پردے کی حفاظت کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عمرہ کرنے گئی تو کہتی ہیں:

''میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے کھول دیتی تھی، اس پر عبدالرحمان میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو کہ اونٹ کو مار رہے ہیں (تاکہ منہ کھولنے پر تنبہ ہو) اور میں ان سے کہتی تھی ''تمہیں یہاں کوئی نظر بھی آتا ہے؟'' غرضیکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر ہم رسول اللہ ﷺ تک لوٹ کر آئے اور آپ ﷺ مقامِ حصبہ پر تھے۔

(مسلم، کتاب الحج، بیانِ وجوہ الاحرام، رقم الحدیث: ٤٤١)

رسول اللہ ﷺ نے جب صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ نے ان خود پردہ کروا کر ہی سواری پر بٹھایا، جس سے صحابہ جان گئے کہ یہ آپ ﷺ کی لونڈی نہیں زوجہِ محترمہ ہیں اور آپ ﷺ نے ان سے نکاح کیا ہے۔ اصل حدیث گزر چکی ہے۔

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ محرم مرد خود بھی اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ ان کے گھر کی خواتین پردے میں تساہل نہ برتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوثُ وَرَجُلَةُ النِّسَاءِ۔

"تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے (۱)والدین کا نافرمان (۲) دیوث! بیوی کے پاس نامحرم مردوں کو دیکھ کر غیرت محسوس نہ کرنے والا (۳) عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا مرد۔ (صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث: ۳۰۵۸ بحوالہ نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص کفر کی حالت میں مرا۔ اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچہ ہے وہ میرا ہے اسے لے لینا۔ (مراد یہ تھی کہ میں نے لونڈی سے زنا کاری کی جس کے نتیجے میں یہ بچہ پیدا ہوا) فتحِ مکہ کے روز سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے کو لے کر آئے تا کہ آپ ﷺ فیصلہ کریں۔ عبد بن زمعہ بھی ساتھ آیا۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ابی وقاص کی وصیت کا ذکر کیا۔ تو عبد بن زمعہ نے کہا! یا رسول اللہ! یہ میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے، ان کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کو غور سے دیکھا تو اس کو عتبہ بن وقاص کا ہم شکل پایا (جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ یہ اس کے نطفہ سے ہے) مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا تو ہی بچے کو رکھ، یہ تیرا بھائی ہے لیکن چونکہ شکل عتبہ بن وقاص سے ملتی تھی اور حقیقت میں وہ اسی کے نطفے سے تھا اور ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا (عتبہ بن وقاص کی بیٹی تھیں اس لیے یہ ان کا بظاہر بھائی لگتا تھا) سے فرمایا:

''تم اس سے پردہ کرنا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ ۔

''لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کی لونڈی یا بیوی کے بطن سے پیدا ہو اور حرام کاری کی سزا اسے پتھروں سے مار ڈالنا ہے۔''

(بخاری ، کتاب المغازی ، باب مقام النبی ﷺ بمکۃ فی زمن الفتح)

معلوم ہوا کہ قانونی لحاظ سے اگر کوئی شخص محرم ہو لیکن اصل میں محرم نہ ہو بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کاری سے پیدا ہوا ہو تو عورت اس سے حجاب کرے گی۔

نیز یہ کہ مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی خواتین کو حجاب کی تاکید کرے اور بے پردہ یا بغیر اوٹ کے اجنبی مردوں کے سامنے آنے سے روکے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ یہ غزوہِ خندق کا واقعہ ہے۔ یہ نوجوان دوپہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر گھر آیا کرتا تھا۔ ایک روز وہ گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی دروازے میں کھڑی ہے۔ نوجوان کو سخت غیرت آئی اور عورت کو مارنے کے لیے نیزہ اٹھایا۔ عورت نے کہا! مجھے مارنے سے پہلے اندر جا کر دیکھو۔ نوجوان نے اندر آ کر دیکھا تو ایک سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا تھا۔ نوجوان نے سانپ کو مار دیا لیکن سانپ کو مارنے کے ساتھ ہی وہ نوجوان خود بھی مر گیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ اسے پھر زندہ کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اپنے ساتھی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا ''مدینہ منورہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں، جب تم ان سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو اگر اس کے بعد بھی وہ نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیاطین ہیں۔'' (کتابُ قتلِ الحیاۃِ وَغیرِھا، رقم الحدیث : ۱۱۳٤)

معلوم ہوا کہ عورتوں کو کھڑکیوں، دروازوں، بالکنیوں اور چھتوں کی منڈیروں پر کھڑا نہیں ہونا چاہیے نیز ایسی جگہ جہاں بے پردگی ہوتی ہو کھڑا ہونا درست نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو بھی چاہیے کہ اس معاملے میں محتاط رہیں بیرونی دروازے خود کھولیں۔ فون خود سنیں اور بے پردگی کا جہاں اندیشہ ہو وہاں عورت کو کام کرنے کے لیے بھیجنے کی بجائے خود جائیں جیسا کہ کھڑکی میں کھڑے ہو کر کام کرنا یا چھت پر جا کر کوئی کام کرنا جب کہ چھت پر پردہ نہ ہو۔

مرد کو اپنی عورتوں کے پردے کے حوالے سے باغیرت ہونا چاہیے جو مرد ایسا نہیں کرتا اسے کسی روز اس کوتاہی کا بہت برا انجام دیکھنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حیا، غیرت اور ناموس کو زندہ رکھے اور اس کی حفاظت کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواتین کے لیے تربیتی کتب

بیوہ کی عدت	15
صنف مخالف کی مشابہت	18
منگنی اور منگیتر	18
رشتے کیوں نہیں ملتے	27
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	25
عورت اور میکہ	24
سوتیلی ماں اور اولاد	15
مسائل طہارت اور خواتین	20
نکاح کوئز	25
تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ	15
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں	24
خطوط مسعود (اہلیہ کے نام)	100
اعتکاف اور خواتین	15
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	25
پردہ اور خاندان	25
شادیوں کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت	25
بیویوں کے درمیان عدل	30
عورت کا لباس	45
نکاح میں ولی کی حیثیت	50
عورت گھر میں دعوت دین	35
نسوانی بال اور ان کی آرائش	30
اشیائے ضرورت کا معیار	30
غض بصر اور مرد حضرات	30
بری اور برات	20
دیور اور بہنوئی	18
ساس اور بہو	15
عورت وفات سے غسل و تکفین تک	12
ستر و حجاب اور خواتین	25
صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	40
چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم	27
مکاتیب مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)	160
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بحیثیت زوجہ النبی ﷺ	15
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	25
مہر بیوی کا اولین حق	23
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل	15
عورت اور بازار	18
حج میں چہرے کا پردہ	10
بیویوں کے باہمی تعلقات	25
پردے کی اوٹ سے	25
لو میرج	

مشربہ علم وحکمت
0300-4270553
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور